اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ عـہ
ششماہی ۔ ۸ؔ
سہ ماہی ۔ ۴ؔ
بیرون ہند سالانہ عـہ

قیمت ایک آنہ

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۶ | ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۷ نومبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۶۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵۔ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نزلہ کی وجہ سے ہنوز ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ::

آج بعد نماز مغرب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے صوفی عبد القدیر صاحب بی۔ اے حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے۔ اور صاحبزادگان کی بخیر و عافیت واپسی پر شکرانہ کے طور پر قریبًا دو سو اصحاب کو دعوتِ طعام دی۔ جس میں غالب اکثریت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ رضؓ کی تھی۔ حضور باوجود ناسازی الطبع خود بھی شریک طعام ہوئے۔ اور دعا فرمائی ::

سیدہ ام وسیم احمد حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی طبیعت ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے ::

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے درس القرآن میں کل سورہ سجدہ ختم کی۔ آج جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے سورہ احزاب سے درس دینا شروع کر دیا ہے ::

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لذّتِ نماز حاصل کرنے کیلئے ایک دُعا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک دوست نے عرض کیا۔ کہ مَیں جب نماز پڑھتا ہوں تو میرا دل کہیں ہوتا ہے کوئی ذوق حاصل نہیں ہوتا اور نہ توجہ اِلی اللہ ہوتی ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں اور نصائح کرتے ہوئے ایک دُعا بھی بتائی۔ اور فرمایا۔ کہ اگر کوئی شخص یہ دعاء مانگے اور اس پر دوام اختیار کرے۔" تو وُہ دیکھے گا۔ کہ ایک وقت اس پر آئے گا۔ کہ اسی بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی۔ جو رقّت پیدا کر دے گی "۔ یہ دُعاء احباب کے فائدہ کے لیئے درج ذیل کی جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا۔ تم یہ دُعاء مانگا کرو . . . . :-

"اے اللہ! تو مجھے دیکھتا ہے۔ کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہُوں۔ اور مَیں اس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہُوں۔ میں جانتا ہُوں۔ کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی۔ تو میں تیری طرف آجاؤں گا اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا۔ لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر۔ کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تو ایسا فضل کر۔ کہ مَیں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں "

(الحکم ۱۰۔ جنوری ۱۹۰۳ء)

ذکرِ الٰہی کے عطر سے اپنے آپ کو معطر رکھو

"گناہوں سے بچنا تو ادنٰے سی بات ہے۔ اس سے انسان کو چاہیئے۔ کہ گناہوں سے بچکر نیکی کرے۔ اور اللہ تعالٰے کی عبادت اور اطاعت کرے۔ جب وہ گناہوں سے بچیگا۔ اور خدا کی عبادت کرے گا۔ تو اس کا دل برکت سے بھر جائے گا۔ اور یہی انسان کی زندگی کا مقصد ہے۔ دیکھو اگر کسی کپڑے کو پاخانہ لگا ہوا ہو۔ اس کو صرف دھو ڈالنا ہی کوئی خوبی نہیں ہے۔ بلکہ اسے چاہیئے۔ کہ پہلے اسے خوب صابن سے دھو کر صاف کرے۔ اور میل نکال کر اُسے سفید کرے۔ اور پھر اس کو خوشبو لگا کر معطر کرے " تا کہ جو کوئی اسکو دیکھے۔ خوش ہو۔ اسی طرح پر انسان کے دل کا حال ہے۔ وہ گناہوں کی گندگی سے ناپاک ہو رہا ہے۔ اور گھنونا اور متعفن ہو جاتا ہے۔ پس پہلے تو چاہیئے۔ کہ گناہ کے چرک کو توبہ و استغفار سے دھو ڈالے۔ اور خدا تعالٰے سے توفیق مانگے کہ گناہوں سے بچتا رہے۔ پھر اس کی بجائے ذکر الٰہی کرتا رہے اور اس سے اس کو بھر ڈالے۔ اس طرح پر سلوک کا کمال ہو جاتا ہے۔ اور بعینہٖ اس کی وہی مثال ہے۔ کہ کپڑے سے گندگی کو دھو ڈالا ہے۔ لیکن جب تک یہ حالت نہ ہو کہ دل کو ہر قسم کے اخلاق ردیہ و رذیلہ سے صاف کر کے خدا کی یاد کا عطر لگائے۔ اور اندر سے خوشبو آئے اس وقت تک خدا تعالٰے کا شکوہ نہیں کرنا چاہیئے لیکن جب اپنی حالت اس قسم کی بنا تا ہے تو پھر شکوہ کا کوئی حق اور مقام ہی نہیں رہتا ہے (الحکم ۲۹ مارچ ۱۹۰۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیشنل لیگ قادیان کا ایک عظیم الشان جلسہ

قادیان کے متصل احراری اجتماع کے متعلق حکومت سے مطالبہ

مولوی عطاء اللہ بخاری کو احمدیت کے خلاف بدزبانی سے روکا جائے

۱۴ر نومبر کو ساڑھے ۷ بجے شب مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ لاہور صدر آل انڈیا نیشنل لیگ نیشنل لیگ قادیان کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں پہلے شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صدر نیشنل لیگ۔ قادیان نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ مولوی عطاء اللہ کو حکومت نے موضع ٹھیکری والا میں جو قادیان سے بالکل متصل ہے۔ گویا قادیان ہی کا محلہ ہونے کا حکم رکھتا ہے آکر جمعۃ الوداع پڑھانے کی اجازت دے دی ہے۔ ٹھیکری والا احرار کا کوئی مرکز نہیں۔ ان کی مقدس جگہ نہیں۔ کوئی مشہور شہر نہیں۔ کوئی تجارتی منڈی نہیں۔ جس کی وجہ سے اسے کوئی اہمیت حاصل ہو۔ صرف ایک چیز ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ قادیان کے متصل ہے۔ مولوی عطاء اللہ جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانی اور بدکلامی کرنے میں مشہور ہے۔ اور اس کا سابقہ ریکارڈ بتلاتا ہے۔ کہ وہ ہمارے خلاف بدزبانی کرنے سے کبھی رک نہیں سکتا:۔

ان حالات میں قادیان کے قریب آکر اس کے تقریر کرنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ ہمارے مقدس پیشواؤں کے خلاف بدزبانی کرے۔ ہمارے نہائت نازک جذبات کو ٹھیس لگائے۔ اور ہمیں ہر رنگ میں اشتعال دلائے۔ ہم خود تبلیغی جماعت ہیں۔ اس لئے ہم کسی کو اپنے عقائد کی تبلیغ و اشاعت سے نہیں روکتے۔ لیکن ہم یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی ہمارے مذہبی پیشواؤں کو گالیاں دے۔ پس ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے مذہبی جذبات و احساسات کا لحاظ رکھتی ہوئی مولوی عطاء اللہ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کرنے سے روکے۔ لیکن اگر حکومت نے ایسا نہ کیا۔ تو نتائج کی تمام تر ذمہ داری اس پر ہوگی:۔

اس کے بعد صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ نے اپنی تقریر میں اس امر کی وضاحت کی۔ کہ حکومت کا ایسے جلسوں کی اجازت دینے کا مفہوم یہ ہے۔ کہ وہ خود رعایا کے دو فرقوں میں منافرت پھیلاتی ہے۔ میں نے سر سکندر حیات وزیر اعظم کی وزارت کے ابتدائی ایام میں کہا تھا۔ کہ ہمیں اس نئی حکومت میں جو ہماری اپنی حکومت ہے کوئی قدم جلدی نہیں اٹھانا چاہیئے۔ بلکہ اسے موقعہ دینا چاہیئے خصوصاً جبکہ حکومت بڑے زور سے اعلان کر رہی ہے۔ کہ وہ فرقہ دار منافرت کو پھیلنے نہیں دے گی۔ اب اگر اس کے خلاف حکومت نے کوئی صورت پیدا ہونے دی۔ تو یہ حکومت کے لئے بہت سی پیچیدگیاں پیدا کر سکتی ہے۔ اور اس سے ایک عام بے چینی پیدا ہو سکتی ہے۔ پس حکومت کا فرض ہے کہ وہ ایسی صورت پیدا نہ ہونے دے:۔

اس موقعہ پر پبلک نے پرجوش درخواست کی۔ کہ ہم کو وہاں جانے کی اجازت دی جائے۔ ہم وہاں مرنا قبول کریں گے۔ لیکن قانون شکنی نہ کرتے ہوئے اپنے مقدس پیشواؤں اور ان کے خاندان کے خلاف بدزبانی نہ ہونے دیں گے:۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

یکم نومبر ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:۔

۱۲۱۶	غلام رسول صاحب	میانوالی	۱۲۳۰	غلام رسول صاحب	حیدر آباد
۱۲۱۷	ایم سالک زکریا صاحب	کولمبو	۱۲۳۱	سید ادریس صاحب	"
۱۲۱۸	فقیر محمد صاحب	ضلع گورداسپور	۱۲۳۲	عبد الستار صاحب	"
۱۲۱۹	عبد القدیر صاحب	حیدر آباد	۱۲۳۳	میر حبیب الدین صاحب	"
۱۲۲۰	نجم الدین صاحب	"	۱۲۳۴	والدہ صاحبہ " " "	"
۱۲۲۱	سید خواجہ حسین صاحب	"	۱۲۳۵	نور محمد شریف صاحب	"
۱۲۲۲	شرف الدین صاحب	"	۱۲۳۶	فیض احمد صاحب	"
۱۲۲۳	محمود احمد صاحب	"	۱۲۳۷	عبد العلیم صاحب	"
۱۲۲۴	محی الدین صاحب	"	۱۲۳۸	محمد قاسم صاحب	"
۱۲۲۵	اسمٰعیل بیگ صاحب	"	۱۲۳۹	اکرم دین صاحب	آگرہ
۱۲۲۶	بشیر احمد صاحب	"	۱۲۴۰	شفیع اللہ صاحب	"
۱۲۲۷	محمد عثمان صاحب	"	۱۲۴۱	محمد شکیل خانصاحب	"
۱۲۲۸	شیخ احمد صاحب	"	۱۲۴۲	سید کے۔ بی شاہ جیلانی صاحب	
۱۲۲۹	محمد اقبال صاحب	"		ضلع لاہور	

آپکو جملہ طبی ضروریات کے لئے ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ دہلی سے کیوں ادویہ خرید کرنی چاہئیں

اسلئے کہ

(اول) یہ دواخانہ تحریک جدید کے قومی سرمایہ سے قائم شدہ ہے۔ اور اسکی آمد اشاعت اسلام کے لئے وقف ہے۔ اس کے سرپرست طبیب نہائت تعلیم یافتہ خاندانی اور تجربہ کار ہیں۔ (دوم) آپ بذریعہ خط وکتابت اپنی مرض کا علاج بسہولت کرواسکتے ہیں (سوم) یہ دواخانہ ایک لاکھ روپیہ کے منظور شدہ سرمایہ سے قائم کیا گیا ہے۔ اور اس لئے آپ کو اعلےٰ سے اعلےٰ ادویہ مناسب داموں پر فراہم کرسکتا ہے۔ (چہارم) اس کا مرکزی رجسٹرڈ دفتر قادیان دارالامان میں ہے۔ اور اس کا نظم ونسق اور اس کی مجموعی پالیسی مرکز کی پالیسی کے ماتحت ہے۔ (پنجم) اس دوکان میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے خاص الخاص نسخہ جات تیار رہتے ہیں (ششم) اس دواخانہ کے مرکبات بلحاظ نفاست اور صحت اجزا کے بہت شہرت حاصل کرچکے ہیں۔ اور اسی وجہ سے طبیب ڈاکٹر صاحبان اپنے مریضوں کے علاج کے لئے یہیں سے ادویہ منگواتے ہیں:۔

ایک کارڈ لکھ کر مکمل فہرست مفت طلب فرمایئے:۔

منیجر ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ زینت محل لال کنواں دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۱ دسمبر ۱۹۳۸ء کو سیرت النبیؐ کے جلسے اور جماعت احمدیہ

جیسا کہ احباب کرام کو معلوم ہے۔ امسال نظارت دعوت و تبلیغ نے ۱۱ دسمبر ۱۹۳۸ء کی تاریخ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کے لئے مقرر کی ہے۔ جماعت احمدیہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کے ساتھ جو عقیدت اور وابستگی ہے۔ اس کا کم سے کم تقاضا یہ ہے کہ ہر احمدی ان جلسوں کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے اپنی تمام طاقت و قوت اور تمام اثر و رسوخ صرف کر دے۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ اللہ تعالےٰ کا وُہ محبوب اور مقدس انسان جس نے اپنی زندگی کا ہر ایک لمحہ نسلِ انسانی کی فلاح و بہبود۔ اور انسانیت کے شرف و مجد اور وقار کو قائم کرنے کے لئے صرف کر دیا۔ آج ہر قسم کے حملوں کا نشانہ بنا ہُوا ہے۔ دُشمن اور ناواقف آپ کی ذات والاصفات پر نہایت رکیک حملے کرتے ہُوئے ذرا نہیں شرماتے۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر افسوس کا مقام یہ ہے کہ مسلمان کہلانے والے بھی اپنی ناواقفیت اور لاعلمی کی وجہ سے آپ کے ذریعہ حاصل ہونے والے برکات سے محروم ہو چکے ہیں۔

دوسری قوموں کو دیکھو۔ تو وُہ اپنے انبیاء نہیں۔ بلکہ عام لیڈروں کو دُنیا کا بہترین انسان ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں۔ اور ان کی طرف سے کئی بار یہ کہا گیا ہے کہ وُہ ان کو انبیاء کے برابر درجہ دیتی ہیں۔ لیکن مسلمان کہلانے والے جنہیں نبیوں کا سرتاج نبی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) عطا ہُوا۔ خود اس کے متعلق شکوک و شبہات میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ اُن کی آنکھیں آپؐ کی خوبیاں دیکھنے سے رہیں۔ اور ان میں سے وُہ لوگ بھی جو آپؐ کے عشق کے مدعی اور آپؐ کی جان نثاری کا دم بھرتے ہیں آپؐ کے کمالات پر غور کرنے اور ان کی اشاعت میں حصّہ لینے کی بجائے زلفوں اور کملی تک زورِ بیان دکھاتے ہیں۔ اور دین کی سب سے بڑی خدمت یہی سمجھتے ہیں۔

ان حالات کی اصلاح اور درستی کے لئے ۱۹۲۸ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیرت النبی کے جلسوں کی بنیاد ڈالی تا مسلم اور غیر مسلم دونوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی کمالات۔ اور محاسن و اخلاق۔ بنی نوع انسان کے لئے آپؐ کی بے نظیر قربانیوں نیز انسانیت کے لحاظ سے آپؐ کے بلند ترین مقام اور اس طرح آپؐ کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مقدسہ کے دیگر پہلوؤں سے واقف ہونے کے مواقع بہم پہنچائے جا سکیں۔

اس تحریک کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی اور نہ صرف مسلمانوں نے بلکہ دوسری اقوام اور مذاہب و ملل سے تعلق رکھنے والے اور عالمگیر شہرت کے مالک چوٹی کے لیڈروں نے بھی انتہائی گرم جوشی اور خلوصِ دلی کے ساتھ ان جلسوں کو کامیاب بنانے میں تعاون کیا۔ حتیٰ کہ بعض مقامات پر جہاں احمدیہ جماعتیں نہ تھیں۔ یا ایسی حیثیت میں نہ تھیں۔ کہ کسی ایسے جلسے کا اہتمام کر سکتیں۔ دوسروں نے ان جلسوں کا انعقاد کیا اور امید کامل ہے کہ اس سال کے جلسوں کو کامیاب بنانے کے لئے بھی تمام سنجیدہ مزاج اور شریف الطبع حامیانِ امن ہندوستانی بلا امتیاز مذہب و ملت کام کریں گے۔

لیکن انہیں کام کے طریق سے آگاہ کرنا اور ان کی ہدایات کے ماتحت ان جلسوں کو کامیاب بنانے کے لئے عملی جد و جہد کا آغاز کرنا احمدی دوستوں کا مقدم فرض ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ ابھی سے کام شروع کر دیں اور اس بات کا پورا پورا انتظام کر لیں کہ ہندوستان کا کوئی شہر اور کوئی قصبہ بلکہ کوئی گاؤں ایسا نہ رہے۔ جو ۱۱ دسمبر کو اس ذات اقدس کے مبارک ذکر سے گونج نہ اُٹھے۔ اس کے علاوہ اس امر کی انتہائی کوشش کی جائے کہ ہر مذہب و ملت کے لوگ زیادہ سے زیادہ تعداد میں ان جلسوں میں شریک ہوں۔ کیونکہ جب تک یہ پیغام عوام الناس تک نہ پہنچایا جائے۔ ان جلسوں کی غرض و غایت پوری نہیں ہو سکتی۔ اور ملک و ملت کو وُہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے۔ جن پر اس تحریک کی بنیاد ہے۔

اس موقعہ پر ہم جماعت احمدیہ کے اہلِ علم۔ اور اہلِ قلم اصحاب سے یہ بھی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اب کے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کے لئے جو موضوع مقرر ہُوا ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ:۔

"حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امنِ عالم"

اس پر جلد سے جلد مضامین لکھ کر ارسال فرمائیں۔ تا کہ "الفضل" میں شائع کئے جا سکیں۔ اور ان کی اشاعت جلسہ میں تقریر کرنے والوں کے لئے ممد اور معاون بن سکے۔ مجالات موجود۔ یہ موضوع اس قدر اہم اور اتنا ضروری ہے۔ کہ اس کے ہر پہلو پر عمدگی سے روشنی ڈالی جائے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور فضیلت کا سکہ اسی سے جم سکتا ہے۔

پس احباب جلد سے جلد اس موضوع پر مضمون لکھ کر ارسال فرمائیں۔

احسان کی صبر آزما بدزبانی

"احسان" کے اجراء کے وقت جن لوگوں کے ہاتھ میں اس کی زمامِ ادارت آئی۔ وُہ اپنی کامیابی کا راز اسی میں مضمر سمجھتے تھے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مقدس بزرگوں کو زیادہ سے زیادہ گالیاں دیں۔ اور اس کی جس قدر ممکن ہو۔ دل آزاری کریں۔ اور اس میں شک نہیں۔ کہ اس میں انہوں نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ لیکن یہ بدزبانی ان کے کسی کام نہ آئی۔ قدرت کے زبردست ہاتھ نے ان کا تختہ الٹ دیا۔ اور وہ یک بینی و دو گوش دفتر احسان سے نکالے جا چکے ہیں۔

ہمارا خیال تھا۔ کہ بعد میں آنے والے شائد اپنے اندر کوئی شرافت کا ذرہ رکھتے ہوں گے۔ مگر افسوس کہ یہ توقع غلط ثابت ہوئی۔ چنانچہ ۲ نومبر کے پرچہ میں ایک سخت گندی اور انتہاء درجہ دلآزار نظم شائع ہُوئی ہے۔ جس کا ایک ایک لفظ ہمارے اس خیال کا مؤید ہے۔

کیا ہم حکومت کے محکمہ احتساب سے یہ دریافت کر سکتے ہیں۔ کہ اس کی نظر سے یہ نظم گزری ہے۔ یا نہیں۔ اور اگر گزری ہے تو اس ضمن میں حکومت کے ذمہ کوئی فرض عائد ہوتا ہے۔ یا نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قتلِ انبیاءؑ کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا عقیدہ

غیر مبائعین کے لئے ایک ناقابلِ حل الجھن

"پیغام صلح" ۱۷-۲۲-۲۶ اکتوبر میں مولوی عمر الدین صاحب شملوی کا ایک مضمون "قتل انبیاءؑ" کے عنوان سے شائع ہؤا ہے۔ مولوی صاحب نے اس طویل مضمون میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ان خطبات کے متعلق جو حضور نے گزشتہ دنوں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت کے سلسلہ میں فرمائے تھے۔ اپنی کج فہمی کا ثبوت دیا ہے۔ مولوی عمر الدین صاحب نے ان خطبات کو "ایک فتنہ" اور "حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت" قرار دیتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا ہے۔ کہ

(۱) "میرا مذہب تو یہ ہے کہ نبی قتل نہیں ہوسکتا۔ اور یہی مذہب قرآن مجید کا معلوم ہوتا ہے۔ اور یہی مجھے مسیح موعود کا مذہب معلوم ہوتا ہے"

(۲) قرآن مجید سے تو قتل انبیاء کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔"

(۳)" وہ (حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ) انبیاء کے قتل کے منکر ہیں"

(پیغام صلح ۱۷ر اکتوبر)

(۴) " یقتلون کے معنے واقعی قتل کر ڈالنے کے نہیں۔ بلکہ ارادہ اور کوشش قتل ہے۔ پس موسےٰ کے بعد انبیاء کے متعلق جو قتل کا لفظ ہے تو اس کے بھی یہی معنے ہیں کہ لوگوں نے قتل کی کوشش کی۔ نہ یہ کہ فی الواقعہ کوئی نبی مار ڈالا گیا۔" (۲۶ اکتوبر)

یہ اقتباسات مولوی عمر الدین صاحب کے مضامین کا خلاصہ ہیں۔ مَیں نے جہاں تک ان مضامین پر غور کیا ہے۔ وہ صرف غیر مبائعین کی عداوت سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ کا مظاہرہ ہیں مگر اس طرح سے درحقیقت وہ شدید گرفت میں آگئے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کے خطبات میں مذکورشدہ دلائل نہائت واضح اور تسلی بخش ہیں۔ مولوی عمر الدین صاحب ایسے انسان سے میں ان دلائل کے بارے میں اس جگہ تفصیلی بحث نہیں کرتا۔ بلکہ ایک ایسا عقدہ پیش کرتا ہوں۔ کہ شملوی اور جملہ غیر مبایعین اس کو حل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

مولوی عمر الدین صاحب کہتے ہیں کہ قرآن مجید۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب ہے کہ کوئی نبی قتل نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ہؤا ہے۔ اور یہی مولوی عمر الدین صاحب کا مذہب ہے اگر اس بیان کو ایک لمحہ کے لئے درست تسلیم کرلیا جائے۔ تو غیر مبایعین بتائیں مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے اپنی تفسیر میں نہائت شدومد سے یہ کیوں لکھا ہے۔ کہ نبی قتل ہوسکتے ہیں اور بعض نبی فی الواقعہ قتل ہوئے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

(۱) یہاں آئت وما محمدٌ الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل میں) خلت کے مقابلہ پر مات او قتل لاکر صاف بتا دیا۔ کہ جن کے خلا کا ذکر ہے۔ وہ ان کا گزر جانا بذریعہ موت یا قتل ہی ہؤا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلعم کا بھی ان دو طریقوں میں سے کسی ایک طریق پر گزر جانا ضروری ہے۔ پس قد خلت من قبلہ الرسل سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلعم سے پہلے رسول بذریعہ موت یا قتل گزر چکے"

(بیان القرآن صفحہ ۳۹۸)

(۲) " بیضاوی میں ان الفاظ وما محمدٌ الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل کی تفسیر یوں کی ہے۔ فسیخلوا کما خلوا بالموت او القتل۔ پس آپ بھی گزر جائیں گے۔ جیسے وہ گزر گئے موت سے یا قتل سے۔ جس سے سارے پہلے انبیاء کا موت یا قتل سے گزر جانا ثابت ہے"۔

(بیان القرآن صفحہ ۳۹۹)

(۳) واذ قتلتم نفسًا پر لکھا ہے۔

"اگر کوئی نبی قتل ہؤا تو قوم پر الزام درست ہے۔ کیونکہ خود قرآن کریم نے قوموں کو انبیاء کے قتل کے لئے ملزم کیا ہے۔ پس یہ قرائن بتاتے ہیں۔ کہ کسی نبی کے قتل کا ذکر ہے"۔

(بیان القرآن صفحہ ۷۸)

(۴) "نبیوں کے قتل سے کیا مراد ہے بائیبل کے بعض حوالجات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے فی الواقعہ بھی بعض نبیوں کو قتل کیا۔ مگر قتل کے معنی ابطالِ دعوت بھی آتے ہیں.... ان دونوں معنے کے لحاظ سے بھی الفاظ قرآنی کی تفسیر ہوسکتی ہے"۔

(بیان القرآن صہ۲)

(۵) پس یقتلون النبیین میں یہ معنے بھی ہوسکتے ہیں۔ کہ نبیوں کے قتل کے درپے ہوتے تھے۔ اور یہ بھی ہوسکتے ہیں۔ کہ نبیوں کو قتل کردیتے تھے۔" (بیان القرآن صہ۷)

ان حوالجات سے ثابت ہے۔ کہ نہ صرف مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک نبیوں کا قتل ممکن ہے۔ بلکہ بعض نبی فی الواقعہ قتل ہوئے بھی ہیں۔ اور قرآن مجید نے اسی لئے قوموں کو قتل انبیاء کے لئے ملزم گردانا ہے۔ نیز یقتلون النبیین کے یہ معنے بالکل درست ہیں۔ کہ وہ لوگ نبیوں کو فی الواقعہ قتل کرتے تھے۔ غرض مولوی محمد علی صاحب کے بیانات مولوی عمر الدین صاحب کے بیان سے سراسر متضاد اور متناقض ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ جب بقول مولوی عمر الدین صاحب قرآن مجید۔ حضرت مسیح موعود حضرت خلیفہ اول رضؓ کا مذہب یہ تھا کہ انبیاء قتل نہیں ہوسکتے۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تفسیر میں وہ مذہب کیوں اختیار کیا۔ اور اس مذہب کی کیوں اشاعت کی جو قرآن مجید۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مذہب کے بالکل مخالف ہے۔ اور کیوں غیر مبایعین شب و روز اس تفسیر پر ناز کرتے رہتے ہیں؟ چاہیئے کہ سب غیر مبایعین فی الفور ایک ریزولیوشن شائع کردیں کہ چونکہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تفسیر میں وہ مذہب بیان کیا ہے جو قرآن مجید۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مذہب کے خلاف ہے۔ اس لئے ہم ان سے بیزاری کا اعلان کرتے ہیں:

لیکن اگر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے اکثر ساتھیوں کا اس بارے میں ہنوز وہی مذہب ہے جو وہ تفسیر میں لکھ چکے ہیں۔ اور وہ اس مذہب کو قرآن مجید کے مطابق مانتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذہب کے مطابق مانتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ (جن کی شاگردی پر مولوی صاحب فخر کیا کرتے ہیں۔) کے مذہب کے مطابق مانتے ہیں۔ تو مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہمنواؤں کا فرض ہے۔ کہ پہلی فرصت میں مولوی عمر الدین صاحب کے بیانات کی واضح تردید کریں۔ اور ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" سے باز پرس کی جائے۔ کہ اس نے شملوی صاحب کے مضمون کو جو نہ صرف قرآن مجید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مذہب کے بالکل مخالف تھا۔ بلکہ خود امیر غیر مبائعین کی پہلی تصریحات کے بھی خلاف تھا۔ کیوں شائع کیا - اور کیوں اسے قرآن مجید کا مذہب قرار دیا؟ مگر مولوی صاحب اتنی جرأت کہاں سے لائیں۔ تاہم مولوی محمد علی صاحب اور غیر مبائعین کو مندرجہ بالا دو راستوں میں سے ایک ضرور اختیار کرنا چاہیئے - یا تو انہیں مولوی محمد علی صاحب کے مذہب کو قرآن مجید - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مذہب کے خلاف تسلیم کر کے ان کی تفسیر سے برأت کا اعلان کرنا چاہیئے۔ یا مولوی عمر الدین صاحب کی تغلیط - اور ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" کو تنبیہ کرنا چاہیئے - تا انہیں ایک بزرگ کے مقولہ کی صداقت پر یقین آجائے - کہ ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں بود

لیکن اگر نہ غیر مبائعین اپنی ذمہ واری کو سمجھیں - اور نہ ہی مولوی محمد علی صاحب اپنے فرض کو ادا کریں - تو صاف کھل جائے گا - کہ "پیغام صلح" کے صفحات اور مولوی عمر الدین صاحب وغیرہ کے مضامین محض عداوتِ محمود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا نتیجہ ہیں - انہیں حق و حقیقت سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ؛

خاکسار ابو العطاء جالندھری از بمبئی

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائگی کے لئے فوری توجہ کی ضرورت

جلسہ سالانہ قریب آگیا ہے - اس کے انتظامات کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے - لہٰذا احباب اور عہدہ داران جماعت کو چاہیئے - کہ اس چندہ کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ فرمائیں

ناظر بیت المال قادیان

شذرات

تحریک جدید اکناف عالم میں

خدا تعالےٰ کے برگزیدے دُنیا کے سامنے کوئی تحریک پیش نہیں کرتے - جب تک آسمان پر پہلے قرار نہ پا جائے - اسی لئے فرمایا - ویوضع لہ القبول فی الارض۔ چنانچہ انبیاء اور ان کے خلفاء جو ہدایت دُنیا والوں کو سناتے ہیں - خدا تعالےٰ کے فرشتے اسے اکنافِ عالم میں پہونچاتے ہیں - اور مختلف اقوام کے متعدد افراد میں خود بخود وُہ ہدایت کسی نہ کسی شکل میں اپنا ظہور کرتی ہے - یہاں تک کہ اس پر عمل کرنے والے یہ بھی نہیں جانتے کہ اس کا اصل مبدأ و منبع کہاں ہے۔

رنگون ۱۲ / نومبر کا تار ہے - کہ :-

"بدھ بھکشوؤں کی ایسوسی ایشن نے فیصلہ کیا ہے - کہ آئندہ کوئی بھونگی فٹ بال کا میچ - برمی ناچ - یا سینما - یا اسی قسم کی دیگر تفریحی تقریب دیکھنے نہ جائے - اگر کوئی بھونگی اس قاعدہ کی خلاف ورزی کرے گا - تو اسے یہ سزا دی جائے گی - کہ کسی تالاب یا کنوئیں سے پانی کے ۲۵ مٹکے لا کر شہر کے ایک مندر کو شدھ کرے"

بھکشو پہلے بھی تھے - اور بدھ کی مشہور و معروف ترکِ لذات کی تعلیم بھی موجود - مگر یہ عملی جوش کیوں پیدا ہو گیا :

ع آرہا ہے اس طرف احرار بڑھا کا مزاج

یہ سب ان ہواؤں کا اثر ہے جو خدا نے سادگی اور محنت مشقت کی زندگی پیدا کرنے کے لئے چلائی ہیں - ع

کہ مے خواہد نگارین نہیدستان عشرت را

اہلِ حدیث کی آنکھوں کیلئے سُرمہ

اخبار "اہلحدیث" امرتسر کا ایک نامہ نگار تضاد فی الکلام کے نمونہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو عبارتیں "سرمہ چشم آریہ" سے پیش کرتا ہے - ایک جگہ لکھا ہے :-

"باوا نانک صاحب تو سب پرانوں کو وید کی طرح ایشر کرت یعنی خدا کا کلام ہی جانتے ہیں" (صفحہ ۱۱)

دوسری جگہ لکھتے ہیں :-

"تمہارے گورو صاحب نے جابجا وید سے مخالفت کی ہے - اور جہاں تک ان کی علمی حیثیت تھی - وُہ عقائد اسلام پسند کرتے تھے - چنانچہ باوا نانک جی تناسخ کے قائل نہیں - اور قدامت روح کے قائل نہیں"

نامہ نگار نے یہ دو فقرے پیش کر کے پوچھا ہے - کہ ان دونوں متضاد کلاموں میں کونسا قول سچا ہے۔

میں عرض کرتا ہوں - کہ تعصب یا جہالت نے اگر کسی پر قبضہ نہ کر لیا ہو - تو اسے صاف نظر آئے گا - کہ یہ دونوں کلام اپنی اپنی جگہ پر سچے ہیں - پہلے فقرے میں اول تو پرانوں کا ذکر ہے - نہ کہ ویدوں کا - دوم اصل وید کو کلام الٰہی ماننا اور بات ہے - اور موجودہ محرف و مبدل وید سے مستنبط کسی عقیدے کی مخالفت کرنا اور بات - مثال کے لئے آپ اپنی طرف ہی دیکھیں - تورات و انجیل کی نسبت ہر مسلم کا ایمان ہے - کہ یہ کتابیں کلام الٰہی ہیں اور ایک متقی کی یہی شان ہے - کہ وُہ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ کا مصداق ہو مگر باوجود اس کے چونکہ موجودہ تورات اور انجیل محرف و مبدل ہیں اس لئے ان میں مندرجہ بعض مسائل اور عقائد کی تردید کی جاتی ہے۔

اسی طرح باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ ویدوں کو ایشور کرت ماننے والے تو بتائے گئے - اور پھر موجودہ ویدوں میں جو باتیں عقائد حقہ کے خلاف تھیں - ان کے قائل نہیں - اس لئے باوا صاحب کی تصدیق بھی صحیح - اور مخالفت کرنا بھی درست - سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ایک قوم کو اس کے مقتدار کے عقائد کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فریضۂ تبلیغ ادا فرما رہے ہیں - اور حقانیت اسلام ثابت کر کے مومنوں کے دلوں کو گرما رہے ہیں - اور مولوی عبد الرؤف گھر بیٹھے جھنجلا رہے ہیں - انصاف! ؎

چشمِ بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر

لفظِ سماء اور علماء

"اہلحدیث" آئے دن اعتراض تو کرتا رہتا ہے - مگر خود اس قوم کے کئی مدعیانِ علم ایسی جہالت کی باتیں کرتے ہیں - کہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا پڑتا ہے - اور ذالک مبلغھم من العلم زبان پر آجاتا ہے۔

اسی "اہلحدیث" میں جس میں مندرجہ بالا اعتراض چھپا ہے - ایک "مولانا" ہیں - جنہوں نے دو صفحے اس بات کے لئے سیاہ کئے ہیں - کہ بارش آسمان سے ہوتی ہے - اور ابخرات آبی وارضی کا اس میں دخل نہیں - اس کے لئے مضمون نگار نے متعدد تفاسیر و کتب کے حوالے دیئے ہیں - اصل مسئلہ پر کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں - کیونکہ ان کی کمزوری کو مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی محسوس کیا ہے اور لکھا ہے - کہ :-

193

"ہم نے شملہ وغیرہ پہاڑوں پر دیکھا ہے - کہ بادل اُٹھے - خوب برسے - مگر اُوپر کے پہاڑ پر بوند نہیں گری - مشاہدہ کے خلاف کسی رائے یا خیال پر اعتقاد کرنا گویا مخالفوں کو ہنسی کا موقعہ دینا ہے"

(اہلحدیث ۱۱ - نومبر ۱۹۳۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصل میں یہ لوگ تدبر فی القرآن کرتے ہی نہیں۔ اور اپنی عقل سے کام لیتے ہیں۔ جس کا نام جہالت سے اتباع قرآن رکھتے ہیں۔ اور یوں غیر قوموں کو اسلام کی نسبت بدظن کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔ اس امر سے کسی کو انکار نہیں۔ کہ ہر نعمت آسمان ہی سے آتی ہے۔ مگر اس کے لئے قوانین مقرر ہیں۔ یہ مولوی صاحب تو وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْہِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ پڑھ کر یہی عقیدہ رکھتے ہونگے کہ لوہا آسمان سے اترتا ہے۔ مگر جو اسے کانوں سے خود اپنے ہاتھوں سے نکالتے ہیں وہ ایسے لوگوں کا مضحکہ نہ اڑائیں۔ تو اور کیا کریں۔ کیا زمین پر خدا کی بادشاہت نہیں۔ یا کسی اور کے قبضۂ قدرت میں ہے؟ خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ تو کیا یہ گیہوں چاول گوشت وغیرہ آسمان سے گرتا ہے۔ بلکہ اس کا تو ارشاد ہے۔ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ۔ تو کیا یہ دنیا صرف وہم ہی وہم ہے۔ اور ہر چیز رقت پر آسمان سے گر پڑتی ہے۔ قرآن مجید میں تو رسول کے لئے بھی نازل فرمانا آیا ہے۔ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ حالانکہ رسول زمین ہی میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور اسی زمین میں مدفون ہیں مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ

دراصل سماء کے لفظ سے مسلمان کہلانے والے مدعیان علم وفضل مولویوں کو اس قدر شدید دھوکہ لگا ہے۔ کہ وہ باوجود اس کے کہ مسیح کے لئے کسی حدیث صحیح میں بھی سماء کا لفظ نہیں۔ محض نزول کا لفظ پڑھ کر اسے آسمان سے اتارنے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور اس مغالطہ کا اسم الہٰی کو نہ سمجھنے کی وجہ سے جب وہ صادق ومصدوق مسیح آیا۔ تو یہ اس پر ایمان نہ لائے۔ بلکہ اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔

اور اپنے رہے سہے ایمانوں کو بھی ضائع کر لیا۔ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو قرآن مجید کا فہم دے۔ تا یہ بھی اس سفینہ نجات پر سوار ہو کر طوفان سے اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو بچانے کی توفیق پائیں۔ اور ساحل مراد پر پہنچ کر خدا کا شکر بجالائیں وھو القادر

یہود پر سلطۂ عذاب

میں نے کسی گزشتہ اشاعت "الفضل" میں آیت قرآنی لیبعثن علیھم الی یوم القیامۃ من یسومھم سوء العذاب کے حوالے سے لکھا تھا کہ یہودی بے بہبود کے انجام کو اللہ جلشانہ الملک العلام نے عبرت کے لئے واضح کر دیا ہے۔ کہ قیامت تک ان پر سوط عذاب چلتا رہے گا۔ ہٹلر جرمنی کے آمر نے پہلے کچھ کمی نہیں کی۔ مگر یہود کی شامت اعمال کسی یہودی نوجوان نے نازی افسر پر پستول کا وار کر دیا۔ جس سے برافروختہ ہو کر ہٹلر نے مزید احکام جاری کئے ہیں۔ جن کو پڑھ کر بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ریوٹر کے تازہ تار ہیں۔

(۱) یہودی بطور قصاص کے ایک ارب مارک نقد ادا کریں۔ کل جائداد یہودیوں کی دس ارب سے زیادہ نہیں ؛

(۲) ۱۸ اور ۶۰ سال کے درمیان کے تمام یہودی گرفتار کر لئے جائیں جو نظر بندی کے کیمپ میں رہیں گے۔ اور دوران نظر بندی اپنی خوراک اور رہائش کا خرچ خود ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے۔ جرمن پر بوجھ نہ ہو گا۔

(۳) یہودیوں کے تمام تھیٹر۔ سینما اور اخبارات ممنوع قرار دیئے گئے ہیں

(۴) یہودیوں کے سکول بند رہیں گے۔

(۵) یہودیوں کے بچوں کو جرمن سکولوں میں بھی پڑھنے کی اجازت نہیں ہو گی۔

(۶) یہودیوں کو تھوک فروشی اور غیر ممالک سے تجارت کی اجازت نہیں ہو گی۔ اور نہ ہی وہ تجارتی فرموں میں بطور منیجر کام کر سکیں گے۔

(۷) تمام بیمہ کمپنیوں میں یہودیوں کے جو حصے ہیں وہ ضبط کر لئے جائیں گے

ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ

(۸) اسی پر بس نہیں بلکہ یہودیوں کو اقتصادی زندگی سے خارج کرنے اور ان پر عرصہ حیات تنگ کر دینے کے لئے مزید پروگرام بھی تیار ہو رہا ہے۔

یہود کا یہ انجام دیکھ کر مجھے تو رہ رہ کر ان لوگوں کا خیال آتا ہے جنہوں نے مسیح ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو طرح طرح کے دکھ دیئے۔ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے ان بر خود غلط انسانوں کو حق فہمی کی توفیق دے۔ جب مسیح اول یہ کہنے پر مجبور ہوا کہ لومڑوں کے لئے بھٹ اور پرندوں کے لئے گھونسلے ہیں مگر ابن آدم کے لئے سر چھپانے کی جگہ نہیں۔ اور جب اسے کانٹوں کا تاج پہنا کر اس کے نازک بدن پر لوہے کی میخیں گاڑی گئیں۔ اس وقت کون جانتا تھا کہ اسی مسیح کے نام پر دنیا کی زبردست سلطنتوں کے شہنشاہ فرط ادب سے تختوں پر سے اتر آیا کریں گے۔ اور کون یہودی مانتا تھا کہ اسکو ستانے کی پاداش میں ہمارا اور ہماری اولاد کا یہ حال ہو گا۔ پس چاہیئے کہ لوگ ان کے حال سے عبرت پکڑیں۔ اور خدا تعالےٰ کے کلام کو جو ایک نہ ایک دن ضرور پورا ہونے والا ہے استہزا میں نہ اڑائیں وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

المکلی عفا اللہ عنہ

مرکزی چندوں کے متعلق حضرت امیر المومنین کا ارشاد

فرمایا۔ "کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ کام کرکے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے بلکہ خلاف عقل بھی ہے۔ کیونکہ اس طرح نظام بالکل درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اگر اس قسم کی اجازت کسی جماعت کو دی جائے۔ تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں پھیل جائے گا۔ اور مرکزی کاموں کو سخت حرج پہونچیگا۔ پس اخبارات کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے کہ کسی جماعت کو مرکزی فنڈ خرچ کرنے کی خواہ یہ امید منظوری ہی کیوں نہ ہو اجازت نہیں ہے۔ اگر کوئی انجمن ایسا کرے گی۔ تو اس کے عہدہ داروں کو الگ کیا جائے گا۔ اور اس انجمن کو جب تک وہ اپنی غلطی کی اصلاح نہ کرے تسلیم نہ کیا جائے گا۔"

ارشاد بالا کے مطابق مقامی عہدہ داروں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ مرکزی چندوں کا روپیہ بلا منظوری نظارت ہذا نہ مقامی طور پر خرچ کیا جائے۔ اور نہ ہی بلا وجہ روکا جایا کرے۔ امید ہے عہدہ داران محتاط رہیں گے ؛

ناظر بیت المال قادیان

صدقۃ الفطر کی ادائیگی ہر طبقہ کے انسان پر واجب ہے

صدقۃ الفطر عید سے بہت دن پہلے وصول ہو جانا چاہیئے تاکہ عید سے قبل غرباء ومساکین میں تقسیم کیا جا سکے۔ اور وہ لوگ بھی عید کی خوشی کا سامان مہیا کر سکیں۔ فطرانہ کی مقدار آج کل کے نرخوں کے لحاظ سے اڑھائی آنے (۲/۱) فی صاع بنتی ہے۔ نصف صاع بھی دینا جائز ہے۔ یعنے سوا آنہ (۱/۱) لیکن مستحب ایک صاع ہی ہے۔ اگر مقامی جماعت میں کوئی مستحق اس صدقہ کا نہ ہو۔ تو اس صدقہ کی رقم مرکز میں آنی چاہیئے ؛

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمباکو نوشی کا انسان کی صحت اور اخلاق پر اثر

از ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب میڈیکل آفیسر مگاڈی مشرقی افریقہ

جب سے تمباکو پُرانی دنیا میں لایا گیا ہے اس کا قدم ترقی پر ہے۔ اور حقہ اور سگرٹ نوشی کا رواج بڑھتا جا رہا ہے۔ طالب علموں میں بھی اس کا رواج عام ہو گیا ہے۔ بعض تو محض فیشن کی تقلید میں یہ عادت اختیار کر لیتے ہیں۔ چونکہ اس بد عادت سے صحت اور اخلاق پر مضر اثر پڑتا ہے۔ جس سے آئندہ نسلوں کے جسمانی قوٰی اور اخلاقی قوتوں کے کمزور ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ نوجوانوں کو تمباکو نوشی کے مضر اثرات سے آگاہ کر دیا جائے۔

اسلام کا منشاء یہ ہے کہ مسلمان چست باہمت اور مشقت کے عادی ہوں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایسی چیزوں کے استعمال سے جو جسم کو ڈھیلا سست اور کاہل بنا دیں پرہیز کیا جائے۔ اس تمہید کے بعد میں تمباکو کی مختصر تاریخ اور اس کے صحت اور اخلاق پر اثرات بتاتا ہوں

تمباکو کی تاریخ

جنوبی امریکہ کے باشندے عرصہ دراز سے تمباکو کا استعمال کرتے ہیں ۱۴۹۲ء میں کولمبس جب کوبا کے مقام پر پہنچا۔ تو وہاں اس نے اس جزیرہ کے باشندوں کو ناک اور منہ سے دھواں نکالتے دیکھا۔ مگر اس کے ایک صدی بعد تک تمباکو پرانی دنیا میں نہیں لایا گیا۔ اگرچہ امریکہ کے مختلف مقامات پر اس کا استعمال سیاحوں نے دیکھا ہے۔

انگلستان میں سب سے پہلے سر والٹر ریلے نے پائپ پیا تھا۔ چنانچہ قصہ مشہور ہے کہ جب اس کے نوکر نے مالک کے مُنہ سے دھواں نکلتا دیکھا۔ تو اس نے یہ خیال کر کے کہ صاحب کے مُنہ کو آگ لگ گئی ہے۔ ان پر پانی کی بالٹی ڈال دی۔ مصر ایران اور ہندوستان میں تمباکو سترھویں صدی کے شروع میں لایا گیا۔ جب ہندوستان میں تمباکو پرتگالی لوگ بادشاہ اکبر کے عہد میں لائے۔ تو اس کی سخت مخالفت کی گئی۔ انگلستان میں ملکہ الزبتھ نے اس کی ترقی کو روکنے کے لئے تحریری حکم نافذ فرمائے۔ اور تمباکو نوشی کی ممانعت کر دی۔ بادشاہ جیمس نے بھی اس پر سخت جرمانہ مقرر کیا۔ ہندوستان میں جہانگیر بادشاہ نے تمباکو نوشی کی سخت ممانعت کر دی۔ اور حکم دیا کہ جو کوئی تمباکو پیئے گا۔ اس کے ہونٹ کاٹ دیئے جائیں گے۔ چنانچہ اکثر لوگوں کو اس حکم کی خلاف ورزی میں تشہیر کیا گیا۔ یعنی مُنہ کالا کر کے گدھے پر سوار کرا کے شہر میں پھرایا گیا۔ مگر باوجود اس مخالفت کے تمباکو کا رواج روز بروز ترقی پکڑتا گیا۔ یہانتک کہ یورپ اور ایشیا کے قریباً تمام ممالک میں اس کا رواج ہو گیا۔

تمباکو نوشی کی عادت

تمباکو نوشی کا اثر موروثی نہیں ہوتا۔ ہاں تمباکو نوش والدین کی اولاد کی طبائع میں اس عادت کی طرف میلان ہو جاتا ہے۔ مگر یہ میلان طبع اعلےٰ تربیت نیک نمونہ اور اچھی صحبت سے دُور ہو سکتا ہے۔ اس عادت کا اثر زیادہ تر بُرے نمونہ سے ہوتا ہے۔

بچوں میں نقل کرنے کا مادہ بہت ہوتا ہے۔ اور ان میں قوت متأثرہ بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے وہ وہی کرتے ہیں جو اپنے والدین کو کرتے دیکھتے ہیں۔ باپ جب حقہ پیتا ہے۔ تو اس کے بچوں میں بھی اس بات کا شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ اس کام کا مزہ لیں۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ ان کو عادت پڑ جاتی ہے۔ سکول کے لڑکوں میں بھی سگرٹ نوشی کی عادت دوسرے لڑکوں کے نمونے سے پڑتی ہے۔ صحبت کا اثر بہت مضبوط ہوتا ہے۔ خاص کر بچوں میں۔ کیونکہ وہ اپنے علم کا اکثر حصہ عزیزوں سے حاصل کرتے ہیں۔ اور جہاں وہ دوسرے بچوں کا اچھا اثر لیتے ہیں۔ وہاں ان کو بد اثر بھی لینا پڑتا ہے۔

بچے دلائل سے کام نہیں لیتے۔ کیونکہ ان میں ابھی اتنی قابلیت نہیں ہوتی۔ کہ چیزوں کے نیک و بد اثرات کا مطالعہ کر سکیں اس لئے ان پر نمونے کا اثر جلدی ہوتا ہے۔ غرض حقہ نوشی کی عادت پڑنے میں نمونہ کو بہت دخل ہے۔ بچوں میں چونکہ قوت ارادی بہت کم ہوتی ہے۔ اس لئے ان پر نیک و بد نمونے کا اثر جلدی ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو نوجوان اس بات کا علم ہوتے ہوئے کہ اس عادت کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس کو اختیار کرتے ہیں۔ یہ ان کی قوت ارادی کی کمزوری کا بیّن ثبوت ہے۔ اور ایسے لوگ جو اندھا دھند دوسروں کی تقلید کریں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔

بعض لوگ تمباکو کے کسی طبی فائدہ کی غرض سے یہ عادت ڈال لیتے ہیں مثلاً پانی اگر بادی ہو۔ اور کسی دوست نے مشورہ دے دیا کہ اس علاقہ میں حُقّہ پینا بہت مفید ہو گا۔ تو اس طرح بعض لوگ تمباکو نوشی شروع کر دیتے ہیں۔ جو آہستہ آہستہ عادت بن جاتی ہے۔ اور اس کا چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ پس ثابت ہُوا کہ حقہ نوشی میں نمونہ کا بہت دخل ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اوّل تو والدین اس بد عادت کو خود ترک کریں۔ اگر وہ مجبور ہوں۔ تو کم سے کم اپنی اولادوں کے سامنے اس شنیع امر کے مرتکب نہ ہوں۔ تاکہ وہ اس کے مضر اثرات سے بچ جائیں۔

تمباکو نوشی کے نقصانات

جاننا چاہیئے کہ تمباکو کوئی غذا نہیں۔ بلکہ بیلاڈونا۔ دھتورا اور اجوائن خراسانی کی طرح ایک نباتاتی دوا ہے جس کا اطباء اور ڈاکٹر استعمال کرتے ہیں۔ اس بات کا ثبوت کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو غذا یا روزمرہ کے استعمال کی چیز نہیں بنایا ہے یہ ہے کہ جب کوئی شخص پہلی دفعہ تمباکو کا استعمال کرتا ہے۔ تو اس کا جی متلاتا ہے۔ سر درد کرتا اور چکراتا ہے۔ کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ پسینہ آتا ہے۔ اور دل ڈوبا جاتا ہے۔ گویا یہ طبعی مانعات ہیں۔ جو کہ اس مضر چیز کی عادت سے روکتے ہیں۔ مگر ہمارا نوجوان اپنے دیگر ہم جنسوں کو ذوق شوق سے تمباکو کا عادی دیکھ کر خیال کرتا ہے۔ کہ یہ کوئی مفید چیز ہے۔ بس وہ بیچارا ان طبعی مانعات کی پرواہ نہ کر کے بار بار تمباکو نوشی کرتا ہے۔ یہانتک کہ وہ اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور اس کے مضر اثرات کو محسوس نہیں کرتا۔

کسی نباتاتی یا معدنی چیز کے متعلق یہ معلوم کرنے کا طریق کہ یہ انسان کی طبعی غذا ہے یا نہیں اس کا پہلی دفعہ کا استعمال ہے۔ اگر کسی چیز کا پہلی دفعہ کا استعمال مضر ثابت ہو۔ تو وہ انسان کی طبعی غذا نہیں۔ جیسا کہ تمباکو کے استعمال سے واضح ہے۔ کیونکہ جب جسم کسی بات کا عادی ہو جائے۔ تو پھر وہ اس کے مضر اثرات کو کم محسوس کرتا ہے۔ یا اس کے نتائج فوری نہیں ظاہر ہوتے مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ پہلی دفعہ روٹی چاول۔ سبزی اور پھل وغیرہ کھانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ ہاں تمباکو کو کھانے اور پینے سے تکلیف ہوتی ہے لہذا اوّل الذکر انسان کی طبعی غذائیں ہیں اور ثانی الذکر غذا نہیں بلکہ دوا ہے جس کا استعمال بغیر طبی مشورہ کے مضر ہے۔ سب ڈاکٹروں اور حکیموں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ تمباکو کا کثرت استعمال بلکہ اوسط استعمال بھی مضر صحت ہے۔ ذیل میں تمباکو کے اثرات مختلف اعضاء پر لکھے جاتے ہیں۔ حقہ اور سگرٹ پینے والوں کے ہاتھوں پر زردی مائل سی میل چڑھ جاتی ہے۔ جو سخت بدبودار ہوتی ہے۔ اور اس کا اتارنا مشکل ہوتا ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدید تحقیقات سے ثابت ہوا ہے۔ کہ ہونٹوں کا ایک خاص قسم کا مہلک پھوڑا جس لیو کو پلیکیا۔ ہیوکیلیں کہتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ہونٹ کا سرطان (کینسر) تمباکو نوشی کے سبب سے ہوتا ہے۔ خاص کر پائپ کے استعمال سے۔ چنانچہ اگر تمباکو نوشی بند نہ کی جائے تو مرض بڑھتا جاتا ہے حتیٰ کہ گلے کے تمام غدود جاذبہ میں کینسر کا زہر سرایت کر جاتا ہے۔ جس سے موت واقع ہو سکتی ہے

تمباکو کے استعمال سے دانتوں کی رنگت خراب ہو جاتی ہے۔ اور مسوڑے نرم ہو جاتے ہیں۔ گلے کی خراش۔ حلق کی سوزش۔ آواز کا بیٹھ جانا ان سب امراض کا یہ سبب ہے۔ دھوئیں کے ذرات سے گلے میں ایک لیس دار رطوبت جمع رہتی ہے اور بار بار کھانسی کی شکایت ہوتی ہے۔

تمباکو کا دھواں پھیپھڑوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ اور اس کے استعمال سے سینہ کمزور ہو جاتا ہے۔ کھانسی کی شکایت رہتی ہے۔ دمہ کا یہ بہت بڑا سبب ہے۔ تپ دق (سل) کا اس سے خاص تعلق ہے۔ مرض ایم فائی سیما جس میں پھیپھڑے ہوا سے بھر کر پھول جاتے ہیں۔ مگر ہوا باہر نہیں نکل سکتی۔ عموماً ان لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ جن کو دم کشی بطور پیشہ کے کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً گویئے۔ قوال۔ اور باجا بجانے والے۔ تمباکو نوش بھی جو سوٹا لگانے کا عادی ہو۔ اس مرض کا شکار ہو جاتا ہے۔

تمباکو کا استعمال دل کے لئے سخت مضر ہے۔ کیونکہ اس کے استعمال سے دل کی دھڑکن شروع ہو جاتی ہے۔ اور دل کمزور ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اختلاج قلب کے سو مریضوں میں سے نوے تمباکو نوشی کے عادی ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر آسلر صاحب نے اپنی طب کی کتاب میں دل کے ایک خاص مرض کو جو عموماً منشی اشیاء کے استعمال سے ہوتی ہے۔ تین قسموں پر منقسم کیا ہے۔ (۱) تمباکو سے متاثر دل کی پہلی قسم۔ تمباکو نوشوں کی دل کی دھڑکن جو عموماً نوجوانوں (طالب علموں) میں دیکھی جاتی ہے۔ دل کی حرکت کی بے قاعدگی اور نبض کا تیز ہو جانا (۲) دل کے مقام پر درد۔ جو بعض دفعہ سخت تکلیف دیتا ہے۔ (۳) دل کے مقام پر قولنج کی قسم کا درد جو بعض دفعہ مہلک ثابت ہوتا ہے۔ اس کو انگریزی میں اینجائنا کہتے ہیں۔ تمباکو سے خون رقیق اور کم ہو جاتا ہے جس سے دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ تمباکو کے زیادہ استعمال سے غشی پیدا ہو جاتی ہے۔ خون کا دورہ سست ہو جاتا ہے۔ اور شریانوں کے باریک اعصاب سست ہو جاتے ہیں۔ تمباکو کی پرانی عادت سے (جیسا کہ ڈاکٹر لی صاحب نے خرگوشوں پر تجربہ کر کے ثابت کیا ہے) شریانوں میں خون کا دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔ جس سے شریانیں ناقص ہو جاتی ہیں۔ ان کی اندرونی جھلی موٹی ہو جاتی ہے۔ اور ان کے اندر چونے کے باریک ذرات چمٹ جاتے ہیں۔ اور دماغی صدمہ سے ان کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔

تمباکو کے استعمال سے بھوک جاتی رہتی ہے۔ معدہ ضعیف ہو کر ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ آنتوں کے عضلاتی ریشوں کو ڈھیلا کر دیتا ہے۔ جس سے قبض کی شکایت رہتی ہے۔ انتڑیوں میں تعفن ہو جاتا ہے۔ اور ان کا زہر خون میں ملتا رہتا ہے۔ جس سے بینائی کو بھی ضعف پہنچتا ہے

تمباکو کا استعمال درد سر۔ سر کا چکرانا ضعف حافظ۔ سکتہ۔ مراق۔ فالج۔ رعشہ۔ دیوانگی کمزوری وغیرہ امراض پیدا کرتا ہے۔ یہ بے خوابی کا خاص سبب ہے۔ فرانس کی ایک طبی مجلس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جب سے تمباکو نوشی کی کثرت ہوئی ہے۔ ہمارے ملک میں سرطان لب۔ دیوانگی اور فالج کی امراض بڑھ گئی ہیں۔ انگلستان اور امریکہ کے سب ڈاکٹروں کا خیال ہے۔ کہ تمباکو نوشی کی کثرت سے ان ممالک میں عصبی امراض خصوصاً فالج کی بہت زیادتی ہو گئی ہے۔ جرمنی کے ڈاکٹروں کا بیان ہے۔ کہ اس ملک میں ۱۸ سے ۳۰ برس کی عمر کے جو لوگ مرتے ہیں۔ ان میں سے نصف تمباکو نوشی سے ہلاک ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی تمباکو نوشی سے ہزاروں جانیں تلف ہوتی ہیں۔ مگر یہاں چونکہ اس امر کی کوئی تحقیق نہیں کرتا۔ اس لئے صحیح اعداد و شمار نہیں مل سکتے۔

تمباکو کا حرام مغز پر بھی مضعف اثر ہوتا ہے۔ جس سے ضعف باہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ مگر اکثر لوگ اس کو نہیں سمجھتے اور مقوی باہ دوائی مانگتے رہتے ہیں۔ مگر تمباکو نہیں چھوڑتے۔ تمباکو اعصاب کو کمزور کرتا ہے۔ عضلات کو ڈھیلا کر دیتا ہے جس سے انسان سست۔ کاہل الوجود آرام طلب اور کم ہمت ہو جاتا ہے۔

تمباکو کا اثر آنکھ اور بینائی پر خاص طور پر نمایاں ہوتا ہے۔ دھوئیں کی خراش سے آنکھ کی سرخی۔ پانی بہنا اور دھند کی شکایت ہو جاتی ہے۔ ضعف بصارت اور نابینائی کا یہ خاص سبب ہے۔ چنانچہ طالب علموں میں ضعف بصارت کی بہت بڑی وجہ یہی ہے۔ تمباکو نوشی سے جو ضعف بصارت ہوتا ہے۔ اس کو انگریزی میں ٹوبیکو ایمبلی اوپیا کہتے ہیں۔ جس میں نظر کم ہو جاتی ہے۔ دھندسی معلوم ہوتی ہے۔ رنگوں کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے۔ اور اگر تمباکو کا استعمال ترک نہ کیا جائے تو مرض بڑھتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ مریض بالکل اندھا ہو جاتا ہے۔

تمباکو نوشی سے قوت ارادی کمزور ہو جاتی ہے۔ مگر قوت متخیلہ بڑھ جاتی ہے جس سے جھوٹ کی عادت پیدا ہو جانے کا امکان ہوتا ہے۔ جب انسان کسی مضر چیز کی عادت ڈال لے۔ تو وہ آہستہ آہستہ اس پر ایسا غلبہ پا لیتی ہے۔ کہ اس کا چھوڑنا اس کے لئے محال ہو جاتا ہے۔ اور یہ اصول منشی اشیاء پر خوب صادق آتا ہے۔ کیونکہ یہ اشیاء دماغ کے اعلےٰ قوٰی پر پردہ ڈال دیتی ہیں اور اس طرح قوت ارادی کو کمزور کر دیتی ہیں۔ حقہ نوشی کی عادت انسان کو اپنا غلام بنا لیتی ہے۔ اور اس پر ایسا قابو پا لیتی ہے۔ کہ اگر اس کو اپنی عادت کو پورا کرنے کا موقع نہ ملے۔ تو وہ بے تاب ہو جاتا ہے۔ بلکہ بعض لوگ اپنی عادت کو پورا کرنے کے لئے پھر ناجائز ذرائع اختیار کرنے لگ جاتے ہیں۔ ہمارے پاس ایسی مثالیں موجود ہیں۔ کہ بڑے بڑے قابل اور صاحب ارادہ اشخاص حقہ نوشی کے ایسے غلام بن گئے کہ ساری عمر اس کو چھوڑ نہ سکے۔ انگلستان کے مشہور شاعر الفریڈ ٹینی سن اور مشہور حکماء کارلائل اور سپنسر اور امریکہ کے مشہور پادری ہال صاحب تمباکو نوشی کی عادت سے ایسے مغلوب ہوئے۔ کہ مدت العمر تک اس کو ترک نہ کر سکے۔ چنانچہ ٹینی سن کے متعلق یہ قصہ مشہور ہے۔ کہ ایک دن انہوں نے اپنے دل سے پکا عہد کیا کہ آج سے تمباکو نوشی ترک کر دونگا اور اپنا پائپ پھینک دیا۔ مگر دوسرے دن فجر کو بیچارے اپنے اسی پرانے پائپ کی اپنے گھر کے پیچھے باغ میں تلاش کر رہے تھے۔

تمباکو کا عرق نکالنے سے اس میں نکوٹین جوہر جو ایک سم قاتل ہے تھوڑی تھوڑی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس زہر کا ایک قطرہ چھوٹے کتے کو ہلاک کر سکتا ہے۔ اور دو قطروں سے بڑے سے بڑا کتا بھی ہلاک ہو جاتا ہے۔ چھوٹے پرندے تو اس کی بُو سے ہی مر جاتے ہیں۔

مسٹر بیرو ایک افریقی سیاح کا بیان ہے۔ کہ افریقہ کے باشندے سانپ کے ہلاک کرنے میں تمباکو کا استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے حقے کی نے کا ذرا سا میل سانپ کے منہ میں ڈال دیتے ہیں۔ جس سے سانپ آناً فاناً مر جاتا ہے۔ غالباً یہ عمل ہندوستان کے بعض مقامات میں بھی رائج ہے۔

تمباکو مرخی عضلات ہے۔ یعنی گوشت کو سست اور ڈھیلا کر دیتا ہے۔ اس لئے پہلے کے زہر اور مرض تشنج میں اس کو حکماء دیتے رہے ہیں۔ مگر صرف ایک ماشہ تمباکو کا جوشاندہ تشنج کے لئے دینے سے کئی مریض تلف ہو گئے۔ چنانچہ

تقسیم شروع ہو گئی

بادشاہوں راجہ نوابوں کے کھانے کی خاص الخاص دنیا کے تمام مقوی ادویات کی سرتاج طلسمی دوا کی تین خوراک مفت منگوا لیجئے۔ اگر پہلی ہی خوراک میں جادو اثری دکھائے تو اکتالیس خوراک تین روپیہ پانچ آنہ میں

رسالہ دستکاری دہلی سے منگوا لیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آجکل اس کا استعمال متروک ہوگیا ہے۔

بعض لوگ تمباکو کے نقصانات کو چنداں محسوس نہیں کرتے۔ مگر انہیں یاد رہے کہ رفتہ رفتہ اس کا مضر اثر انہیں ضرور محسوس ہوگا۔ بوڑھوں کی نسبت جوانوں میں اور جوانوں کی نسبت نوجوانوں میں اس کے نقصانات زیادہ محسوس ہوتے ہیں۔ خاص کر دماغی محنت کرنے والوں اور طالب علموں میں۔ کیونکہ تمباکو نوشی سے خون تپلا اور کم ہو جاتا ہے۔ اور دماغ کی ضروری پرورش نہ ہونے کے سبب سے دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ اسی لئے یورپ اور امریکہ کے ممالک میں تمباکو نوشی طالبعلموں کے لئے قانوناً منع ہے۔ اور اس کی تقلید میں جاپان نے بھی ایسے امتناعی احکام صادر کر دئیے ہیں۔ گو سررشتۂ تعلیم کے اعلیٰ حکام نے پنجاب کے سکولوں میں بھی تمباکو نوشی منع کر دی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس امر کی پوری پوری نگرانی نہیں کی جاتی۔

تمباکو نوشی سے عمر کم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ یورپ اور امریکہ کے تمباکو کے کارخانوں میں یہ مشاہدہ کیا گیا ہے۔ کہ ان کارخانوں میں کام کرنے والے لوگ ضعیف۔ کمزور اور زرد رنگ کے ہوتے ہیں اور ان میں سے بہت کم لمبی عمر پاتے ہیں۔

عام مزارعین کا بیان ہے۔ کہ جس زمین میں تمباکو بویا جائے۔ وہ زمین بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ تمباکو مختلف طریق سے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً نسوار لینا زردہ کھانا۔ سگرٹ پینا۔ اور حقہ نوشی ان میں سے کھانیکا طریق سب سے زیادہ مضر ہے۔ ہ باقی

ششماہی بجٹ پورا کرنیوالی جماعتوں کا شکریہ

سنہ رواں کی دوسری سہ ماہی اکتوبر ۳۸ء میں ختم ہوگئی ہے۔ اس ششماہی میں جماعتوں کی طرف سے نصف بجٹ پورا ہو جانا چاہیئے تھا۔ چنانچہ اکتوبر ۳۸ء تک جن جن جماعتوں نے ازروئے بجٹ جوان پر چندہ واجب تھا ادا کر دیا ہوا ہے۔ ان جماعتوں کے نام ذیل میں شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ آئندہ بھی اپنی کوشش کو اسی طرح جاری رکھیں گی۔ اور جو جماعتیں ازروئے بجٹ ابھی چندہ پورا کرنے میں پیچھے ہیں ان کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی اپنے بجٹوں کو پورا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ششماہی بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کے نام سالانہ بجٹ کے لحاظ سے شائع کئے جاتے ہیں۔

I ایسی جماعتیں جن کے سالانہ بجٹ ۵۰۰۰ روپے سے زاید ہیں۔ حیدر آباد دکن

II ایسی جماعتیں جن کے سالانہ بجٹ ۲۵۰۰ و ۵۰۰۰ کے درمیان ہیں۔ دہلی۔ سکندر آباد دکن۔ مزنگ لاہور۔

III ایسی جماعتیں جن کے سالانہ بجٹ ۱۰۰۰ اور ۲۵۰۰ کے درمیان ہیں۔ نوشہرہ۔ منٹگمری۔ گنج لاہور۔ محلہ دارالبرکات قادیان محلہ دارالرحمت قادیان

IV ایسی جماعتیں جن کے سالانہ بجٹ ۵۰۰ اور ۱۰۰۰ کے درمیان ہیں۔ سمبڑیال کیمل پور۔ کوٹ فتح خاں۔ ڈیرہ غازیخاں خانقاہ۔ بیگم پور کنڈھی۔ لدھیانہ۔ میرٹھ پونا۔ حلقہ مسجد مبارک قادیان۔

V ایسی جماعتیں جن کے سالانہ بجٹ ۲۵۰ اور ۵۰۰ کے درمیان ہیں۔ ڈسکہ چک چور ۱۱۷۔ گھنوکے ججہ۔ لودھی ننگل۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ نوشاب۔ ادرحمہ۔ سعد اللہ پور کوہاٹ۔ آگرہ۔ جودھپور۔ شاہجہانپور مونگھیر۔ یادگیر۔ شیموگہ۔ سماٹرا۔

VI ایسی جماعتیں جن کے بجٹ سالانہ ۲۵۰ روپیہ سے کم ہیں۔ ننگل خورد۔ قلعہ لال سنگھ لودھی ننگل۔ ہیری۔ کرٹھی افغاناں۔ لیمن کرال رتو چک۔ رحیم آباد۔ چوہدری والہ۔ کھوکھر۔ کھجور والی۔ مالو کے بھگت۔ عینو باجوہ۔ رنگے پور۔ بھوماں وڈالہ۔ اجنالہ بھلو کے۔ تلونڈی راہ والی۔ کلیانپور۔ کلر کہار۔ برج ورکس راولپنڈی۔ کالا باغ۔ بستی رنداں۔ لجنہ اماء اللہ کوٹ قیصرانی۔ لنڈی کوتل۔ پارہ چنار۔ میری پور۔ خان پور مع رحیم یارخاں چک $\frac{103}{6R}$۔ ولیار۔ چک $\frac{215}{B}$ چک $\frac{3}{1\cdot R\cdot 8}$ بیٹی۔ موگا۔ راجورہ۔ پریچیاں خورد۔ اوڑ۔ گھسیٹ پور ملہ۔ شیر پور خورد۔ سرہند۔ برنالہ۔ دنیال تگیاں۔ گوٹھہ۔ مہر محمد بوٹا ۲۹۰۔ کمال ڈیرہ۔ مبارک آباد ...... کالنوری۔ باندی۔ چندوسی۔ کنڈراپاڑہ۔ خوردہ۔ کولمبو۔ علی پور۔ شمس آباد۔ جلو۔ لگوئی۔ پانڈے۔ زائیل سیستان گولڈ کوسٹ۔ سرجابایہ۔ مسقط۔ چک ۹۶ غربی چنیوٹ۔ مرالہ رجوعہ۔ ڈنگہ۔ گکھڑ۔ سیوک کلاں

ناظر بیت المال

پنجاب میں پرائمری اور مڈل سکولوں کی ازسرنو تنظیم

پنجاب میں پرائمری اور مڈل سکولوں کے نصاب تعلیم کی ازسرنو تنظیم کیونکر عمل میں آنی چاہیئے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کا نصاب الگ الگ ہو۔ یا شہری اور دیہاتی سکولوں کا نصاب مختلف ہو۔ ان اور اسی قسم کے دیگر مسائل پر پنجاب گورنمنٹ کی مقرر کردہ کمیٹی نظر ثانی نصاب کی رپورٹ میں دلچسپ بحث کی گئی ہے۔

ایک مجلس کا تقرر

گورنمنٹ نے ایک اور مجلس مقرر کر رکھی ہے۔ جو نصاب تعلیم اور کتب نصاب کی تعیین کریگی اور متذکرہ صدر کمیٹی کا تقرر اس لئے عمل میں آیا تھا۔ کہ وہ مجلس مذکور کی رہنمائی کیلئے عام اصول وضع کرے۔ پنجاب گورنمنٹ نے صوبہ میں ورنیکلر تعلیم کی توسیع کے لئے جو چہارگانہ پروگرام اختیار کیا ہے۔ یہ ہر دو مجالس اس کی مؤثر تکمیل کے لئے ایک نہایت اہم کڑی ثابت ہوں گی۔ پروگرام یہ ہے (۱) پنجاب میں لازمی پرائمری تعلیم کیلئے ایک نیا قانون وضع کرنا (۲) پرائمری کی چار سالہ میعاد کو پنجسالہ میعاد میں تبدیل کرنا (۳) مروجہ کتب نصاب میں ردوبدل (۴) نارمل سکولوں میں اساتذہ کی تعلیم و تربیت میں اصلاح۔

195

مجلس کی رپورٹ

کمیٹی مذکور نے بتایا ہے۔ کہ پرائمری تعلیم کا مقصد ایسی تعلیم کا مہیا کرنا ہے جو ان میں مشاہدہ۔ غور و فکر۔ اظہار خیال ایجاد و اختراع کی قوت کو ترقی دینے کے علاوہ ان کی جسمانی صحت اور شعور اجتماعی کو بھی بڑھائے۔ اور احساس فرض اور اخلاقی عادات پیدا کر کے ان کو عمدہ شہری زندگی بسر کرنے کے قابل بناوے۔ اس کے بعد کمیٹی نے اس سوال پر بحث کی ہے۔ کہ آیا لڑکوں اور لڑکیوں کا نصاب التعلیم الگ الگ ہونا چاہیئے یا یکساں قسم کا۔ اور مرکزی تعلیمی اڈوائیزری بورڈ کی کمیٹی تعلیم نسواں کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے قرار دیا ہے۔ کہ پہلے تین سالوں میں تو لڑکوں اور لڑکیوں کا نصاب یکساں ہونا چاہیئے۔ لیکن اس کے بعد لڑکیوں کے لئے چوتھی اور پانچویں جماعت کے نصاب میں

دنیا بھر میں پیتل کی بہترین

مشین سیویاں نکل پلیٹڈ (نو ایجاد)

ملکی صنعت کا بہترین نمونہ۔ مروجہ مشینوں کے نقائص سے مبرا ... خوبصورت پائیدار ...

اصلی اور اعلیٰ مال منگوانیکا قدیمی پتہ:-

ایم اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض ضروری تبدیلیاں عمل میں لائی جائیں مثلاً امور خانہ داری کی تعلیم کا نفاذ تاہم طریق تعلیم ایک ہی مناسب ہے کمیٹی کی رائے میں شہری اور دیہاتی تعلیم میں کوئی اختلاف موزوں نہیں البتہ سکولوں کے مقامی ماحول کی مناسبت سے طریق تعلیم میں تھوڑا بہت فرق مفید ہوگا۔

موجودہ پرائمری تعلیم میں نقائص اور ان کا انسداد

سکولوں کے نصاب تعلیم کے مسئلہ پر گفتگو کرنے سے پہلے کمیٹی نے ان نقائص سے بحث کی ہے۔ جو اب تک صوبہ میں پرائمری تعلیم میں موجود رہے ہیں۔ پہلا نقص عملہ اساتذہ کا ناکافی ہونا ہے۔ جدید پنج سالہ پرائمری درسگاہوں میں یہ غیر ممکن ہوگا۔ کہ ایک ہی استاد پانچ جماعتوں کا انتظام و نگرانی کرے۔ اس لئے کمیٹی کی سفارش یہ ہے۔ کہ آئندہ صرف خاص حالات میں اس کی اجازت دی جائے۔ اور پرائمری مدارس میں کم از کم دو مدرس ہوں۔ جماعت اول میں سال کے مختلف اوقات میں داخلہ بھی معیوب ہے۔ اور آئندہ داخلہ صرف سال کے پہلے دو مہینوں تک محدود کر دیا جائے گا۔

صوبہ کے پرائمری مدارس کا ایک بہت بڑا نقص جگہ کی کمی ہے۔ بالخصوص شہروں میں زنانہ مدارس کی حالت تو اس بارہ میں نہایت ہی افسوسناک ہے۔ کمروں میں نہ روشنی اور ہوا کا انتظام ہے۔ نہ صحت و صفائی کا خیال۔ کمرے اتنے تنگ کہ ضابطہ تعلیم کی مقرر کردہ تعداد سے بعض اوقات تین تین گنا شاگردان میں ٹھونس دئے جاتے ہیں۔ پھر سکولوں کی عمارتیں عام طور پر شہر کے غلیظ ترین حصوں میں واقع ہوتی ہیں۔ اور کھیل کے میدانوں کی تو سرے سے ضرورت ہی نہیں سمجھی جاتی۔ پورے طور پر کشادہ اور مکمل عمارتی سکیم تو محال ہے۔ البتہ کمیٹی یہ ضروری سمجھتی ہے۔ کہ شہر اور دیہات ہر دو میں کھیل اور تفریح کے لئے معقول حد تک کھلے میدان ہوں۔ کمرے فراخ ہوں۔ اور سکولوں کے احاطے اصول صحت کے مطابق ہوں۔ اور یہ بھی لازمی ہے۔ کہ تمام تسلیم شدہ سکولوں کا باقاعدہ معائنہ مستند ہیلتھ افسر کیا کریں۔

عمدہ خوراک اور طبی معائنہ

ان درسگاہوں کا ایک نقص یہ بھی ہے کہ خراب غذا۔ جہالت۔ اور طبی سہولتوں کے فقدان کی وجہ سے بچے بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ کمیٹی کی تجویز ہے۔ کہ ڈائرکٹر پبلک ہیلتھ طلبہ کے لئے مناسب اور ارزاں خوراک کی سفارش کریں۔ اور اساتذہ طلبہ کی ضرورت کو ان کے والدین کے روبرو پیش کریں۔ بچوں کا سال میں کم از کم ایک مرتبہ معائنہ ہو۔ اور بعد میں حسب ضرورت ان کا علاج بھی عمل میں آئے۔ طلبہ کو آرام و راحت اور نیند کے لئے کافی وقت ملنا چاہیئے۔ اور تفریح اور فرصت کے وقت کے لئے خوشگوار اور دلپذیر سرگرمیوں کا سامان کیا جائے یہ امر خوشکن ہے۔ کہ بعض سکولوں میں حاجت مند طلبہ کے لئے دوپہر کے وقت دودھ کی مفت بہم رسانی کا انتظام کیا گیا ہے۔ کمیٹی نے سفارش کی ہے۔ کہ مقامی مجالس اور اساتذہ مخیر اصحاب یا پنچائتوں اور دیہات کے سرکاری اہلکاروں کو حاجت مند طلبہ کے لئے دودھ یا خوراک کی بہم رسانی کے لئے چندہ دینے پر آمادہ کریں۔ کمیٹی نے کمزور بچوں کو گھر کے لئے زیادہ کام دینے کے خلاف بھی تنبیہ کی ہے۔

نصاب

کمیٹی نے پرائمری مدارس کے لئے حسب ذیل نصاب کی سفارش کی ہے۔ (۱) جسمانی صحت و تندرستی کی تدابیر (۲) دستکاری وغیرہ۔ (۳) زبان (۴) ریاضی اور جیومیٹری کی مبتدیات۔ (۵) تاریخ۔ جغرافیہ بشیریت۔ اور روزمرہ کام آنے والے ابتدائی اصول سائنس۔ ان تمام امور پر کمیٹی نے بالتفصیل بحث کی ہے۔ اور نہایت اہم اور دور رس اور فائدہ بخش تبدیلیوں کی سفارش کی ہے۔ کمیٹی کی یہ رائے ہے۔ کہ تعلیم اور اس کے نتائج کو مستقل اور پائدار بنانے کے لئے متذکرہ صدر تدابیر کے علاوہ بچوں کے لئے موزوں کتابوں کی چھوٹی چھوٹی لائبریریوں کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اور "اولڈ بوائز ایسوسی ایشنوں" اور "ایام والدین" کا انعقاد اجرا بھی لازمی ہے۔ علاوہ ازیں اگر ممکن ہو تو مقامی اخبارات بھی جاری کئے جائیں۔ انگریزی کی تعلیم چھٹی جماعت سے شروع ہوگی اور ثانوی ورنیکلر زبان کی تعلیم کی اجازت ساتویں جماعت سے دی جائے گی۔ دستکاری کی تعلیم عملی تعلیم مڈل سکولوں کے آئندہ نصاب کا ضروری جزو ہوگی مڈل سکولوں کے طلبہ کے کیریکٹر میں مندرجہ ذیل خصائص کا نشو و نمو کمیٹی کو مقصود ہے۔

(۱) علم کے مزید حصول کی خواہش جستجو اور غور و فکر کی عادت (۲) اپنے ہم جنسوں کی خدمت کا سچا جذبہ (۳) محنت و مشقت کو معزز جاننا (۴) دوسروں کی صحیح رہنمائی کی قابلیت اور اپنے فرائض اور ذمہ واریوں کا پورا علم (۵) خود اعتمادی ضبط و عزت نفس۔ اور رواداری و اشتراک عمل کا جذبہ۔

اخیر میں کمیٹی نے کتب نصاب پر بحث کی ہے۔ اور اس تجویز سے اختلاف کرتے ہوئے کہ کتابوں کی طباعت۔ اشاعت اور فروخت کا کام گورنمنٹ اپنے ہاتھ میں لے۔ موجودہ طریقہ کو انسب قرار دیا ہے۔ البتہ اس میں کسی قدر تبدیلی لاحق ہوگی۔ کمیٹی کی رائے میں ہر مضمون پر کتابوں کے ایک درجن سیٹ منظور شدہ فہرست میں شامل ہونے چاہئیں۔ اور منتخب کتابیں پرائمری درسگاہوں میں پانچ سال تک اور مڈل سکولوں میں چھ سال تک بدستور جاری رہنی چاہئیں۔ محکمہ تعلیم کے اہلکاروں پر کتابوں کی تصنیف کے متعلق پابندیوں کو کمیٹی نرم کرنا چاہتی ہے۔ اور اس نے سفارش کی ہے۔ کہ محکمہ مذکور اساتذہ کے استعمال کیلئے موزوں کتابیں شائع کرے۔ اور ورنیکلر کتابوں کی تصنیف میں مشکل عربی سنسکرت اور فارسی الفاظ استعمال نہ کئے جائیں۔ یعنی زبان بالکل سادہ ہو۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

ضرورت استاد و استانی

جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ۔ ضلع ہوشیارپور کو اپنے زنانہ اور مردانہ مدرسہ میں ایک ٹرینڈ ماسٹر اور ٹرینڈ استانی کی ضرورت ہے حاجتمند احباب ذیل کے پتہ پر خط لکھ کر تصفیہ کرلیں اگر کوئی میاں۔ بیوی ہوں جو پڑھا سکیں بشرطیکہ دونوں ٹرینڈ ہوں تو ان کو ترجیح دی جائیگی۔ پتہ مولوی عبدالمنان صاحب منیجر مدارس زنانہ و مردانہ کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور

ناظر تعلیم و تربیت

ضروری اعلان

حسن صاحب رہتاسی کے بچوں کی ولایت کا معاملہ محکمہ دارالقضا میں درپیش ہے۔ اسلئے انکو چاہئے کہ وہ ۱۲ تک قادیان پہنچ جائیں۔

عید مبارک

پر ہماری عظیم الشان مجرب المجرب ادویات کا رعائتی اعلان شائع ہونیوالا ہے۔ تمام ضرورت مند دوست اس نادر اور نایاب موقع کا خیال رکھیں۔ رعائت کی تاریخیں اعلان پر درج کردی گئی ہیں۔

منیجر احمد یونانی فارمیسی رجسٹرڈ جالندھر کینٹ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۵۰۹۳ منکہ ملک محمد عثمان ولد ملک نادر خان صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال نیروبی کینیا کالونی برٹش ایسٹ افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳۸-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۵۰/۱۰ شلنگ ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ بوقت وفات جو بھی میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد ملک محمد عثمان پوسٹ بکس ۵۵۴ نیروبی۔ گواہ شد: شیخ مبارک احمد احمدی عفا اللہ عنہ مبلغ مشرقی افریقہ نیروبی۔ گواہ شد محمد شریف احمدی پوسٹ بکس ۱۲۱۲ نیروبی

نمبر ۵۲۱۷ منکہ عبدالحکیم جان ولد بابو الٰہی بخش صاحب مرحوم قوم ڈار پیشہ نوکری عمر ۵۹ سال پیدائشی احمدی ساکن جہلم حال ٹانگانیکا دارالسلام ڈاکخانہ دارالسلام بکس ۲۷۶ مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۳۸-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اسوقت کسی ایسی جائیداد وغیرہ کا مالک نہیں ہوں۔ جس پر صرف میرا ہی تصرف یا صرف میری ہی ملکیت ہو۔ بلکہ جہلم شہر میں ایک مکان پختہ جس کی اندازاً قیمت چار ہزار روپے ہے۔ اور ہم تین بھائیوں میں مشترک ہے۔ یعنی اس مکان کے ۱/۳ حصہ کا میں مالک ہوں۔ یہ مکان جہلم شہر میں متصل تھانہ پولیس محلہ خواجگان میں واقع ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ لیکن میرا گزارہ چونکہ آمد پر ہے۔ اس لئے میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی لکھ دیتا ہوں۔ کہ بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ عبدالحکیم جان۔ گواہ شد شیخ مبارک احمد مبلغ مشرقی افریقہ کاتب وصیت ہذا۔ گواہ شد سردار بشارت احمد ٹبورا۔

نمبر ۵۹۸۸ منکہ غلام محمد احمدی ولد محمد قاسم قوم سند و پیشہ زرگری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۵ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳۸-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ پیشہ زرگری پر میرا گزارہ ہے۔ جو کچھ میری ماہوار آمد ہوا کرے گی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ میں ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور میری وفات کے بعد اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (نوٹ) میری آمدنی سالانہ تقریباً ۵۰۰ روپیہ ہے۔ العبد۔ غلام محمد زرگر بقلم خود۔ گواہ شد:۔ ملک حسن محمد احمدی قادیان بقلم خود۔ گواہ شد:۔ کریم الدین احمدی مہاجر موصی ۲۴۱۶ قادیان۔

ایک با موقعہ اور پختہ مکان برائے فروخت یا رہن

بعض شدید ضروریات کی وجہ سے یہ عاجز اپنا مکان موسومہ "نیاز منزل" واقعہ محلہ دارالرحمت فروخت کرنا چاہتا ہے۔ یا اگر کوئی صاحب چاہیں۔ تو رہن با قبضہ لے سکتے ہیں۔ قیمت جو کہ ضروریات کی وجہ سے نسبتاً کفایتی ہوگی۔ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔ مکان پہلے دیکھ لیں۔

خاکسار نیاز محمد انسپکٹر پولیس۔ میرپور خاص سندھ

تلاش

میاں عبداللطیف صاحب سکنہ محلہ خواجگان شہر جہلم کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ عرصہ سے گاؤں بگاؤں دورہ کر رہے ہیں۔ گرمیوں میں ضلع گجرات کے غربی علاقہ میں تھے۔ اور اب ان کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ لائلپور کی طرف چلے گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو انکے متعلق علم ہو۔ تو نظارت ہذا کو فوری طور پر مطلع فرمائیں۔ اور اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

صرف دس آنہ میں

سال بھر رسالہ تندرستی حاصل کیجئے

زبردست رعائتی اعلان

مفصل حالات کیلئے نمونہ

مفت

مینیجر رسالہ تندرستی جالندھر شہر پنجاب

ضروری اعلان

اگر کسی دوست کو میاں بشیر احمد صاحب مرحوم پسر میاں معراج الدین صاحب عمر کے ترکہ نقد یا بصورت جائیداد کا علم ہو تو اس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں نیز جن احباب نے ان سے کوئی قرضہ وغیرہ لینا ہو تو اس سے بھی فوری طور پر نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

جوڑوں کے درد اور درد رنگین رفع کرنے کا ٹھیک

مستک پلز (رجسٹرڈ)

(۱) جوڑوں کے درد (رماٹیزم) (۲) درد رنگین (رشیا میکا) یعنی عرق النسا جو پشت سے شروع ہوکر پاؤں کے نزدیک تک کسی کو ایک ٹانگ میں اور کسی کو دونوں ٹانگوں میں دورہ کرتا ہے۔ (۳) درد کمر (۴) درد زانو (۵) اعصابی دردوں کو رفع کرنے کے لئے مستک پلز کا استعمال بمنزلہ تریاق ثابت ہوا ہے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ جملہ ریاحی دردوں کو رفع کرنے کیلئے اس سے بہتر دوسری دوائی نہیں ہو سکتی۔ یہ دوائی کشتہ جات اور زہریلی اشیاء کے اجزا سے بالکل مبرا ہے فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس قیمت فی شیشی پچاس گولی عمر محصولڈاک علاوہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

ایم۔ ایچ ناگپال اینڈ سنز اچھرہ لاہور پنجاب

ایجنٹس ڈاکٹر کشن چند اینڈ کمپنی سوداگران ادویات انار کلی لاہور

ارادی ایک عرصہ سے یہ دوا خون کی کمی کمزوری سے دم پھولنا۔ چکر آنا۔ دل دھڑکنا بدن کا بے حس ہوجانا۔ کام سے نفرت کسی وجہ سے طاقت کا گھٹ جانا حتیٰ کہ اعضاء جواب دیچکے ہوں۔ ضعف جگر۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ بے خوابی۔ بدخوابی۔ کمی بھوک کیلئے استعمال ہو رہی ہے۔ نوے فیصدی احباب نے تعریف کی ہے قیمت ایک اونس ۱/۴ محصولڈاک علاوہ۔ ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل قادیان

196

اٹھرا کا کامل اور مجرب ترین علاج

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب سے طلب فرمائیں ستر سالہ مجرب نسخہ حضرت حکیم حافظ نور الدین اعظم شاہی طبیب کا ہے۔ حمل گر جانا بچہ کا مردہ پیدا ہونا۔ یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ یہ دواخانہ رحمانی حضور ممدوح کے حکم سے عین حیات میں حضور کے شاگرد حکیم عبدالرحمٰن کاغانی نے ۱۹۱۱ء میں قائم کیا فہرست ادویات مفت طلب کریں۔ تمام مجرب نسخہ جات حضرت نور الدین اعظم اس دواخانہ رحمانی میں تیار ہوتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خریدنے والے کو اکیس روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک لیں گی۔ مینیجر عبدالقدیر کاغانی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۱۴ نومبر آج پنجاب اسمبلی میں ملتان کے فساد پر تحریک التوا کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم پنجاب نے اعلان کیا۔ کہ ان آئے دن کے فسادات کے لئے ہم نے ملتان کو سزا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہاں زبردست تعزیری پولیس قائم کی جائے گی۔ جو اس وقت تک رہے گی۔ جب تک شہر کی فضا صاف نہیں ہو جاتی۔ ایک اعلان یہ بھی کیا کہ ملتان کے فساد میں جن لوگوں کا نقصان ہوا ہے۔ حکومت انہیں معاوضہ ادا کرے گی۔ مزید کہا کہ جب دو وزیر ملتان میں ہڑتال کھلوانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ایک کانگرسی لیڈر نے شہریوں کو ہڑتال کھولنے سے منع کیا۔

برلن ۱۴ نومبر حال ہی میں جرمنی نے یہودیوں پر ہرفان راتھ کے قتل کے سلسلہ میں ایک ارب مارک جرمانہ کیا تھا آج اس سلسلہ میں ایک اور پابندی عاید کی گئی ہے جس کے مطابق انہیں اجازت نہیں ہوگی۔ کہ وہ اپنا مال اور منڈیاں یک وقت بیچ سکیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹیوں کے اعلےٰ افسروں کے نام ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ کہ کسی یہودی کو لیکچر سننے کی اجازت نہ دی جائے۔ بلکہ کسی یہودی کو یونیورسٹیوں کی عمارتوں میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ ایک اور حکم نامہ کے ذریعہ ۱۲۰ متمول یہودیوں سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ شورش میں یہودی عمارتوں کو جو نقصان پہنچا ہے۔ ان کی مرمت کا خرچ ادا کریں۔

نئی دہلی ۱۴ نومبر ودیامندر سکیم کے خلاف بہار مسلم لیگ سول نافرمانی پر تلی ہوئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس نے آل انڈیا مسلم لیگ سے اجازت طلب کی ہے۔

کوہاٹ ۱۳ نومبر علاقہ غیر میں ڈیڑھ سو کے قریب سیاسی مفرور ہیں۔ انہوں نے وزیر اعظم سرحد کو ایک میموریل بھیجا تھا کہ انہیں صوبہ سرحد میں آنے کی اجازت دی جائے۔ چونکہ وزارت سرحد کی طرف سے ان کو کوئی جواب نہیں ملا اس لئے انہوں نے علاقہ غیر میں کانگرسی وزارت کے خلاف منظم سازش شروع کر دی ہے معلوم ہوا ہے کہ مفروروں نے کانگرس ہائی کمانڈ کو بھی اس کی اطلاع دے دی ہے۔

ٹوکیو ۱۴ نومبر حال میں برطانیہ فرانس اور امریکہ نے حکومت جاپان سے درخواست کی تھی کہ دریائے ینگسی میں مشترکہ جہازرانی کی اجازت ہو۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت جاپان نے یہ مطالبہ ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ اور جواب دیا ہے۔ کہ یہ دریا صرف جنگی جہازوں کی آمدورفت کے لئے مخصوص ہے۔ اگر تجارتی جہازوں کو بھی آمدورفت کی اجازت دی گئی۔ تو جنگی اقدامات میں سخت روکاوٹ پیدا ہوگی۔

کراچی ۱۴ نومبر سندھ ری آرگنائزنگ کمیٹی کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔ اس کمیٹی کی تجاویز کے مطابق چالیس لاکھ روپیہ کی بچت ہوگی۔ اور ۱۴ لاکھ روپیہ زائد خرچ ہوگا۔ کمیٹی کی تجویز ہے کہ جوڈیشری کو ایگزیکٹو سے علیحدہ کر دیا جائے۔

کٹک ۱۴ نومبر ریاست دھنکنال کے ایک گاؤں گندھاراسنگھ میں ساتویں مرتبہ گولی چلائی گئی ہے جس سے دو آدمی ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ اتوار کی نصف شب کو پولیس کی ایک جمعیت گاؤں میں گئی۔ اور لوگوں کو جگا کر گرفتار کر لیا۔ جن لوگوں نے ان گرفتاریوں کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ پولیس نے ان پر گولی چلادی۔

نئی دہلی ۱۴ نومبر سردار پٹیل کی ہدایات کے مطابق کانگرسی وزرار اعظم نے بذریعہ تار حکومت ہند سے درخواست کی ہے کہ مجوزہ انکم ٹیکس بل کی دفعہ ۴۹ کو حذف کر دیا جائے۔

کلکتہ ۱۴ نومبر آج آٹھ جیوٹ ملوں کے تقریباً ۳۲ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی۔ وجہ یہ ہے کہ سٹینڈرڈ مل کے چھ کارکن بنگال گورنمنٹ کے جیوٹ آرڈیننس کے خلاف پروپیگنڈا کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے تھے۔ دیگر ملوں کے مزدوروں میں بھی بے چینی پائی جاتی ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ تمام کارخانوں میں ہڑتال ہو جائے گی۔

حسن ابدال ۱۳ نومبر اگرور خاندان کے ۴۰ افراد کافی عرصہ سے اپنی جلاوطنی کے ایام حسن ابدال میں گذار رہے ہیں۔ انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر اسمبلی (سرحد) کے اس اجلاس میں ان کے متعلق کوئی فیصلہ نہ کیا گیا۔ تو وہ جنوری ۱۹۳۹ء میں بلا اجازت پشاور جاکر وزیر اعظم کے بنگلہ پر دھرنا مار کر بیٹھ جائیں گے معلوم ہوا ہے اس کی اطلاع وزیر اعظم کو بھیجی جارہی ہے۔

واردھا گنج ۱۴ نومبر دو پروفیسر اور بیس طلباء گذشتہ رات علی گڑھ یونیورسٹی سے واردھا تعلیمی سکیم کی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے آگئے۔

لنڈن ۱۴ نومبر آج ہاؤس آف کامنز میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ہاکٹس نے مراقش کے برطانوی قونصل پر یہ الزام لگایا کہ وہ فیسسٹوں کا ایجنٹ ہے۔ مسٹر ہاکٹس نے یہ بھی کہا۔ کہ پچھلے دنوں وہ فرانکو کے علاقہ سپین میں گیا۔ اور اس کے جہاز سے واپس مراقش آیا۔ ڈیکوسلوواکیہ کے جھگڑے کے دنوں میں مراقش کے تمام غیر ملکی سفارت خانوں نے اپنے اپنے شہریوں کی حفاظت کا انتظام کیا تھا۔ لیکن برطانوی سفارت خانہ بالکل خالی پڑا تھا۔ تحقیقات کے بعد معلوم ہوا کہ وہ مراقش کے فیسسٹ ایجنٹوں کے ساتھ ملاقات کرنے کے لئے گیا تھا۔ مسٹر بٹلر نائب وزیر خارجہ نے وعدہ کیا۔ کہ گورنمنٹ اس معاملہ کی مکمل تحقیقات کرے گی۔

پیرس ۱۳ نومبر سات مہینہ کی محنت شاقہ کے بعد ری پبلکن فوجیں دریائے سگری کو پار کر کے فارگا کے علاقہ میں داخل ہو گئیں۔ کمانڈان کے قبضہ کے بعد یہ دوسری ہزیمت ہے جو باغی فوجوں کو اٹھانی پڑی ہے۔ یہ شہر لیریڈا سے ہیش میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لیریڈا پر بھی بہت جلد ان کا قبضہ ہو جائے گا۔

جبل پور ۱۴ نومبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت سی۔ پی نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ گھوڑ سوار پولیس کو ختم کر دیا جائے۔ اس سے ۲۴ ہزار روپیہ سالانہ کی بچت ہوگی۔

کٹک ۱۴ نومبر مختلف سیاسی پارٹیوں نے اپنی ایک میٹنگ میں اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ سوبھاش بابو کے دوبارہ کانگرس کا صدر بنائے جانے کے مطالبہ کی حمایت کی جائے۔

پٹنہ ۱۴ نومبر حکومت بہار کی موجودہ سکیم سے پتہ چلتا ہے۔ کہ تھانہ مانیر کے علاقہ سے ۶ مہینے کے اندر اندر بالغ مردوں کی ناخواندگی کو بالکل رفع کر دیا جائے گا۔ حکام تعلیم نے تجربہ کے طور پر ضلع پٹنہ میں سب سے پہلے اس علاقہ کو منتخب کیا ہے۔ اس سکیم کے تجربہ کے بعد دوسرے علاقوں کو بھی اس سکیم میں شامل کر دیا جائے گا۔

نئی دہلی ۱۴ نومبر شعبہ دفاع حکومت ہند کی طرف سے وزیرستان کی جنگوں کے متعلق سہ ماہی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ سرحد وزیرستان میں ابھی تک امن قائم نہیں ہوا۔ وہاں سردیوں میں بھی فوج رکھی جائے گی تین ماہ کے عرصہ میں سڑکیں کاٹی گئیں رسل و رسائل کے ذرائع منقطع کئے گئے۔ ٹیلیفون کے تار کاٹے گئے۔ بم پھینکے گئے۔ مکانات منہدم کئے گئے۔ چھاؤنیوں اور فوجی کیمپوں پر فائر کئے گئے متعدد اشخاص کو اغوا کیا گیا۔ قبائل کو حکومت کے خلاف اکسایا گیا۔ اور حکومت کو نقصان پہنچانے کے لئے طرح طرح کے طریقے اختیار کئے گئے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی